

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اچھا جانا اور مؤذن سے کہا:

أَقْرَبَهَا فِي أَذَانِكَ . ”تو ان الفاظ کو اپنی اذان میں برقرار رکھ۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۰۸/۱)

اس کی سند اسماعیل نامی راوی کے ”مجہول“ ہونے کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے، لہذا دونوں روایتیں مردود اور ناقابل حجت ہوئیں۔

ثابت ہوا کہ اذان فجر میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے الفاظ سنت سے ثابت ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن سے فرمایا تھا کہ جب وہ فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہے۔ (سنن الدارقطنی: ۲۵۰/۱، ح: ۹۳۵، وسندہ حسن)

یہ الفاظ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اضافے کے لیے نہیں، بلکہ سنت کی پیروی میں کہے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ الفاظ اذان میں کہنا ثابت ہیں۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۰۸/۱، وسندہ صحیح)

الحاصل: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے الفاظ اذان فجر میں عہد نبوی سے شامل

ہیں، جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اذان میں شامل کیے تھے، ان کی بات بلا دلیل ہونے کی وجہ سے باطل و مردود ہے۔



آبِ زَمْزَمِ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ یہاں (حرم) میں کب سے ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تیس دنوں سے یہاں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا، تیس دنوں سے یہاں ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا، آپ کا کھانا کیا تھا؟ میں کہا، آبِ زمزم کے علاوہ میرا کوئی کھانا پینا نہیں تھا، یقیناً میں موٹا ہو گیا ہوں، میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی ہیں، میں نے اپنے کلیجے میں بھوک کی وجہ سے لاغری اور کمزوری تک محسوس نہیں کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”آبِ زَمْزَمِ بَارِكَةٌ وَهِيَ طَعَامٌ وَشِفَاءٌ سَقَمٍ .“

”آبِ زَمْزَمِ بَارِكَةٌ وَهِيَ طَعَامٌ وَشِفَاءٌ سَقَمٍ .“ (مسند الطیالسی: ص ۶۱، ح: ۴۵۷، وسندہ صحیح)